بوم بوم شائقین کا کھلاڑی ہے

تحریر: سہیل احمد لون

1996ء میں نیروبی میں سری لنکن ٹیم کے خلاف اپنے کیریئر کے دوسرے ون ڈے میچ اور پہلی اننگز میں شاہد خان آفریدی نے بوم بوم انداز میں وہ کارنامہ انجام دیا جس کو توڑنے کے لیے ڈیڑھ دہائی تک محنت کرنا پڑی۔ اپنی پہلی انٹرنیشنل اننگز میں شاہد خان آفریدی 37 گیندوں پر سنچری بنانے والا پہلا بلے باز بن گیا۔ بیس برس بعد بھی اس کی وہ سنچری تیسرے نمبر پر تیز ترین سنچری ہے مگر اتنی کم عمر میں زندگی کی پہلی اننگز میں ایسا کارنامہ شاہد آفریدی کے علاوہ آج تک کسی اور کو نصیب نہیں ہو سکا۔ شاہد خان آفریدی کے مداح دنیا میں ہر جگہ ہیں جہاں کرکٹ دیکھی یا کھیلی جاتی ہے۔ شاہد آفریدی کی پہلی اننگز سے آخری اننگز میں جو چیز تواتر کے ساتھ دیکھی جا سکتی ہے وہ ان کا جارحانہ انداز ہے۔ دنیا کا وہ واحد کرکٹر ہے جو صرف شائقین کے لیے کھیلتا ہے۔ جس طرح ایک بہت ہونہار طالب علم ضروری نہیں ایک بہترین معلم بن سکے اسی طرح ایک بہترین کھلاڑی ضروری نہیں اچھا کپتان یا کوچ بن سکے۔ شاہد آفریدی کی کپتانی پر کافی سوالات اٹھائے جا رہے ہیں جس کا اعتراف بھی انہوں نے کر لیا کہ یہ بہت دباؤ کا کام ہے جس کو وہ اچھے طریقے سے ہینڈل نہیں کر سکے۔ T20 کے عالمی کپ میں شرمناک شکست کے بعد کپتان شاہد آفریدی کو بھرپور تنقید کا سامنا ہے۔ اگر حقیقت پسندی سے دیکھا جائے تو گزشتہ تین دھائیوں میں اس سے زیادہ کمزور اور غیر متوازن ٹیم پہلے کسی عالمی کپ کے ٹورنامنٹ میں نہیں بھیجی گئی۔ نوے کی دہائی میں جب ہماری ٹیم ہر شعبے میں مضبوط ترین ہونے کے باوجود کوئی عالمی کپ جیتنے میں ناکام رہی تو اس ٹیم سے جیتنے کی توقع ایسی ہی تھی جیسے "کیویز" سے اڑنے کی امید لگالی جائے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس وقت نیوزی لینڈ کی ٹیم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ شاہینوں سے زیادہ اونچی اڑان کیویز کی ہے۔ بدقسمتی سے ہماری ٹیم میں گروپ بندی اور سیاست ہی زوال کا باعث بنی ہے ورنہ جیسی ٹیم عمران خان چھوڑ کر گئے تھے اس میں سے سات کھلاڑی کپتان بنے مگر کوئی بڑا ٹائٹل جیتنے میں صرف اس لیے ناکام رہے کہ وہ دھڑا بندی کا شکار تھے۔ 2011ء کے عالمی کپ میں آفریدی الیون سیمی فائنل تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی تھی جہاں حسب روایت بھارت سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس میچ میں بھی ٹیم کی بجائے دو گروپس کھیلتے نظر آئے جس کا فائدہ بھارت کو ہوا۔ حالیہ T20 کپ میں بھی کرکٹ کی تھوڑی بہت سوجھ بوجھ رکھنے والا اس بات کا اندازہ آسانی سے لگا سکتا ہے کہ ٹیم جیتنے کے لیے کھیل رہی تھی یا کپتان کو ذلیل کرنے کے لیے...... حالانکہ یہ کپتان سے غداری نہیں بلکہ ملک سے غداری اور قوم کے جذبات سے کھیلنے کا سنگین جرم ہو رہا تھا۔ یہ نمک حرام گروہ اتنا طاقتور ہے کہ میڈیا پر یک طرفہ انداز میں صرف آفریدی پر تنقید ہو رہی ہے مگر ان کی بے ایمانی کی جڑیں کہاں تک جاتی ہیں اس کے بارے میں کوئی بات کرنے کی جرات نہیں کرتا۔ PCCB اب پاکستان کا واحد ادارہ ہے جہاں کچھ پیسہ ہے جب تک اس کا حال ریلوے اور PIA جیسا نہیں ہو گا اس سے چمٹی ہوئیں بوڑھی جونکیں اپنی فطرت دکھاتی رہیں گی۔ کرکٹ کے زوال کی بنیادی وجہ کرکٹ بورڈ کے سفید ہاتھی ہیں جن سے جان چھڑوانا مشکل ہی نہیں ناممکن دکھائی دیتا ہے۔ ہمیشہ کی طرح ٹیم کی ناقص کارکردگی کا سارا نزلہ کپتان پر گرایا جائے گا اور ایک نیا قربانی کا بکرا کپتان کی

صورت میں ڈھونڈا جائے گا۔بوم بوم آفریدی پر کرکٹ چھوڑنے کا دباؤ بڑھایا جا رہا ہے جس کے لیے ''آزاد میڈیا'' اپنی خدمات پیش کرنے میں پیش پیش ہے۔جس قوم کو آئین توڑنے والے جرنیلوں کو ریڈ کارپٹ پر سلامی دینے کی عادت ہو وہ قومی ہیروز کو عزت سے رخصت کرنے کی بجائے ان کے تمام کارنامے بھول کر ذلیل کر کے نکالنا قومی فریضہ سمجھتے ہیں۔اگر حالیہ T20 میں اکلوتی جیت کا جائزہ لیا جائے تو اس کا مین آف دی میچ بھی بوم بوم آفریدی تھا اور ایشیاء کپ میں بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔ان کی یاددہانی کے لیے جن کو اکمل برادرز، شعیب ملک، احمد شہزاد جیسے بے ایمان کھلاڑیوں کی نسبت آفریدی میں صرف خامیاں ہی نظر آتی ہیں ان کے لیے چند حقائق جس سے پتہ چلتا ہے کہ آفریدی بوم بوم کیوں کہلاتا ہے۔

شاہد خان آفریدی کو 1996ء میں اپنے دوسرے ایک روزہ میچ میں پہلی بار بیٹنگ کا موقع سری لنکا کے خلاف ملا جس میں انہوں نے 37 گیندوں پر تیز ترین سینچری سکور کر کے عوام کے دل میں وہ جگہ بنائی جو انکے آخری میچ تک برقرار رہی۔اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ شائقین کرکٹ کے لیے کھیلتے ہیں۔جس کا ثبوت ان اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے (Criteria Min. 50 matches)۔ایک روزہ بین الاقامی میچوں میں دنیا میں سب سے زیادہ سٹرائک ریٹ 117 فیصد، 351 چھکے لگانے والے واحد بیٹسمین، 7/12 کسی بھی سپن باؤلر کی ایک میچ میں بہترین باؤلنگ، پاکستان کی طرف سے سب سے زیادہ مین آف دی میچ کا ایوارڈ 32 مرتبہ حاصل کیا سچن ٹنڈلکر اور جے سوریا کے بعد ان کا دنیا میں مین آف دی میچ کا ایوارڈ حاصل کرنے میں تیسرا نمبر ہے۔ایک میچ میں پانچ یا زائد وکٹ حاصل کرنے میں بھی وقار یونس اور مرلی دھرن کے بعد بوم بوم کا نمبر ہے انہوں نے 9 بار یہ کارنامہ انجام دیا۔کرکٹ کی تاریخ کا سب سے بڑا چھکا (158 میٹر کا) لگانے کا اعزاز بھی بوم بوم کے حصہ میں آیا۔2012ء میں انگلینڈ میں ہونے والے ایک بین الاقوامی مقابلے میں پاور فل ہٹر کا اعزاز بھی اپنے نام کیا۔ڈیڑھ دہائی کے بعد کوری اینڈرسن نے بوم بوم کی تیز ترین سینچری کا ریکارڈ 36 گیندوں میں بنا کر توڑا جسے جنوبی افریقہ کے اے بی ڈیویلئر نے 34 گیندوں پر بنا کر اپنے نام کیا۔مگر آج بھی تیز ترین سینچری میں تیسرا اور ففٹی (18 گیندوں میں) میں جے سوریا (17 گیندوں پر) ان کا دوسرا نمبر ہے۔18 گیندوں پر نصف سینچری بنانے کا اعزاز بوم بوم نے تین بار اپنے نام کیا ہے۔ایک اوور میں زیادہ سے زیادہ رنز کرنے میں ان کا نمبر تیسرا ہے انہوں نے بھارت کے ہربجن سنگھ کے ایک اوور میں 32 رنز بنائے تھے۔عالمی کپ کے دوران انہوں نے 8 ہزار رنز اور 350 چھکے مارنے کا سنگ میل عبور کر لیا ہے اور اگر وہ 5 وکٹ لینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو 400 وکٹ حاصل کرنے والے چند باؤلرز میں شمار ہو سکتے ہیں۔وہ واحد آل راؤنڈر ہیں جنہوں نے 8 ہزار رنز، 350 چھکے، 395 وکٹ، 127 کیچ، 32 مین آف دی میچ ایوارڈز حاصل کیے ہوں۔T20 کی کپتانی میں بوم بوم آفریدی اچھے نتائج نہیں دے سکے مگر آج بھی وہ وکٹوں کے لحاظ سے دنیا میں سرفہرست ہیں اور رنز کے اعتبار سے پاکستان میں سب بلے بازوں سے آگے ہیں۔عمران خان اور وسیم اکرم کے بعد پاکستان کی طرف سے صرف شاہد خان آفریدی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ دنیائے کرکٹ میں سال بھر بہترین آل راؤنڈر کا اعزاز برقرار رکھنے میں کامیاب ہوئے۔سچن ٹنڈلکر کے آخری بیس میچ کی پرفارمنس کا معیار وہ نہیں تھا جو اس کی کلاس تھی، اسی طرح کپل دیو سے بھی رچرڈ ہیڈلی کا ریکارڈ توڑوانے کے لیے اسے فری ہینڈ دیا گیا۔یہ بھی سچ ہے کہ کوئی سدا عروج پر

نہیں رہ سکتا۔عمر کے ساتھ طاقت بھی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے ورنہ نیلسن مینڈیلا مرتے دم تک صدر بنے رہتے ۔بوم بوم نے پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیائے کرکٹ کے تمام شائقین کے لے ایسے کارنامے کیے ہیں جس سے بوم بوم کی دھوم مدتوں یاد رہے گی۔آفریدی جب بھی کرکٹ کو خیر باد کہیں شائقین کرکٹ خصوصاً پاکستانیوں کو اپنے قومی ہیروز کو عزت سے رخصت کرنے کی رسم ڈالنے کی ابتداء کرنی چاہیے۔ میڈیا کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔پاکستانی گورنمنٹ کو بھی چاہیے کہ ان کی خدمات کے صلے میں کسی سرکاری اعزاز سے نوازہ جائے تا کہ آنے والے دنوں میں لوگ کچھوے اور خرگوش کی کہانی کی طرح ٹک ٹک اور بوم بوم کو یاد رکھیں کہ یہ لوگ تاریخ نہیں مکمل تاریخ ہیں۔اِن پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ہمیں کسی کی زندگی بھر کی خدمات کا صلہ صرف چند لمحوں میں رائیگاں نہیں کر دینا چاہیے۔بوم بوم دنیائے کرکٹ کا حسن ہیں اور یہ جب بھی کرکٹ کو خیر باد کہیں انہیں عزت اور وقار کے ساتھ رخصت کریں کہ وہ اس سے زیادہ کے حقدار ہیں۔

سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

26-03-2016